جماعت احمدیہ کے ناظر اعلیٰ نے کوئی گشتی ”مراسلہ“ جاری نہیں کیا

باوجود اس کے کہ ”الفضل“ کے ایک گزشتہ پرچہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا جا چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی نظارت علیا کی طرف سے آج تک کبھی اس قسم کا کوئی ”سرکلر“ یا ”گشتی مراسلہ“ جاری نہیں کیا گیا۔ جس سے یہ استدلال کیا جا سکے کہ ”قادیان میں فرقہ وارانہ جنگ کی تیاریاں“ کی جا رہی ہیں۔ پھر بھی نہ صرف غیر مسلم اخبارات بلکہ بعض مسلمان اخبار بھی یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ ”انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ نے ایک گشتی مکتوب تمام قادیانیوں کو بھیجا ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی گئی ہے۔ کہ ہر مرزائی اپنے پاس ہتھیار رکھے۔ اور ان کے استعمال کے طریقے سے واقف ہونے کی کوشش کرے۔ اور ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ ضرورت کے وقت تمام مسلح مرزائی ایک جگہ جمع ہو سکیں“

دراصل اس صریح غلط بیانی میں غیر مسلم اخبارات کی ہاں میں ہاں ملانے والے وہی مسلمان اخبار ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بغیر سوچے سمجھے ہر قدم اٹھانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ خواہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو کتنا ہی نقصان پہنچے

اسی معاملہ کو لے لیجئے۔ باوجود اس کے کہ ہندو اخبارات میں مذکورہ بالا فرضی ”گشتی چٹھی“ یا نام نہاد ”سرکلر“ کا جو مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

(۱) ”علاقہ قادیان کے مسلمان سکھوں سے خوف زدہ ہیں۔ اس لئے ان میں خود اعتمادی پیدا کی جائے۔ اور مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً سکھوں کے خلاف ابھارا جائے۔ تاکہ سکھوں کے مظالم کا انسداد ہو سکے“

(۲) ”احمدی وغیر احمدی مسلمانوں کو غیر مسلموں کے مقابلہ میں مدد دی جائے“

پھر بھی جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ پیدا کرنے کی کوشش غیر مسلم اخبارات اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ مضافات قادیان کے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے جبر و تشدد سے نکلنے کا کبھی موقعہ ہی نہ مل سکے۔ اس میں مسلمان کہلانے والے بعض اخبارات شریک ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مضافات قادیان کے مسلمان غیر مسلموں کی دست درازیوں کی وجہ سے سخت نالاں ہیں۔ آج بھی کئی دیہات میں مسلمانوں کو مسجد بنانے تک کی اجازت نہیں۔ اور بعض گاؤں ایسے ہیں۔ جہاں کسی زمانہ کی مسجدیں تو موجود ہیں۔ مگر ان میں اذان دینے کی اجازت نہیں اور حد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ان کا یہ حق دلانے کے لئے حکام بھی اپنے آپ کو بے بس ظاہر کرتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ عام طور پر مسلمان عورتوں کی عزت و عفت بھی محفوظ نہیں۔ خاص کر پیشہ ور مسلمان سخت ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو زبردستی اغوا کر لیا جاتا ہے۔ مگر مسلمان کچھ نہیں کر سکتے۔ اور اس وقت بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ جب انہیں چڑا چڑا کر کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں گاؤں میں اتنی مسلمان عورتیں سکھوں کے گھروں میں موجود ہیں۔ اور فلاں گاؤں میں اتنی۔ حتیٰ کہ اخباروں میں بھی سکھ فخریہ اس بات کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ان حالات میں زندگی بسر کرتے ہوں۔ اور جو ہر طرف سے مایوس ہو کر قادیان کی طرف نظر رکھتے ہوں۔ جب مضافات قادیان کے غیر مسلم ان کو اور زیادہ مرعوب کرنے اور جماعت احمدیہ قادیان پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ قانون کو بالائے طاق رکھ کر جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ کوئی ان کی مزاحمت نہیں کر سکتا۔ روز روشن میں اور پولیس کی موجودگی میں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر مذبح گرا دیں۔ اور پھر قادیان پر حملہ کرنے کی کھلم کھلا دھمکیاں دیں۔ اور دیہات میں مسلمانوں کو مار پیٹ شروع کر دیں۔ تو کیا اس وقت بھی اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے کوئی تجویز سوچنا جرم ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو وہ الفاظ جنہیں جماعت احمدیہ کے ناظر اعلیٰ کا ”گشتی مراسلہ“ کہا جا رہا ہے۔ ایسے ہی وقت کی ایک تجویز تھی۔ جو ۱۹۲۹ء میں مرتب کی گئی مگر پھر حالات کے روبہ اصلاح ہو جانے اور حکومت کی طرف سے فتنہ و فساد کے انسداد کا بذریعہ فوج انتظام کر دینے کے باعث اس کو عمل میں لانے کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اب ایک اتنی پرانی بات کو اس رنگ میں پیش کرنا کہ گویا جماعت احمدیہ کے نام اب کوئی تازہ اس قسم کا مراسلہ یا گشتی چٹھی بھیجی گئی ہے۔ ان لوگوں کی شرارت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی نہ کوئی فتنہ جاری رکھنا اپنا فرض سمجھتے۔ اور ملک میں فساد ڈلوانا چاہتے ہیں۔ وہ اخبارات جو اندھا دھند ان کی حمایت۔ اور تائید کر رہے ہیں۔ فرض شناسی کا کوئی اچھا ثبوت نہیں پیش کر رہے۔ خاص کر وہ بعض مسلمان اخبارات جو غیر مسلم اخبارات کے ہم نوا ہو رہے ہیں۔

کیونکہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ سخت ناانصافی کر رہے ہیں۔ بلکہ ان مسلمانوں کے بھی بدخواہ ہیں۔ جن پر قادیان کے مضافات میں غیر مسلموں کی طرف سے طرح طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور جو ہر طرف سے ناامید ہو کر جماعت احمدیہ سے امداد کے طالب ہوتے ہیں۔

اصل سرکلر کے متعلق جیسا کہ بتایا گیا ہے وہ جماعت احمدیہ کے ناظر اعلیٰ کی طرف سے ہرگز شائع نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسے ان لوگوں نے شائع کیا ہے جو اس کی اشاعت کو ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔

اس پرائیویٹ نوٹ کے متعلق ناظر صاحب اعلیٰ کا حلفیہ بیان ایک کیس کے دوران میں شیخ عبدالسلام صاحب تحصیلدار بٹالہ کی عدالت میں ہو چکا ہے۔ اب یہ کس قدر بددیانتی ہے۔ کہ وہ نوٹ تو شائع کیا جا رہا ہے۔ مگر اس کے متعلق جو یہ بیان لکھایا گیا ہے۔ کہ ہم نے اس نوٹ کو کبھی شائع نہیں کیا۔ اور نہ سرکلیٹ کیا ہے۔ بلکہ ہمارے دفتر سے چرا کر اب فتنہ پیدا کرنے کے لئے عدالت میں پیش کر کے اس کی اشاعت کا جواز حاصل کیا گیا ہے۔ کیا اخبار "زمیندار" اور "مشرق" جو کہ مسلمان کہلا کر ایسی ناواجب حرکت کر رہے ہیں یہ پسند کریں گے۔ کہ ہم انکے آج سے ۱۴-۱۵ سال پیشتر کے وہ بیانات آگے پیچھے سے کاٹ کر "الفضل" میں شائع کر دیں جو غیر مسلموں کے متعلق ان میں چھپتے رہے ہیں اور انکا عنوان یہ رکھیں۔ کہ اخبار "زمیندار" اور "مشرق" "یا "ریاست" کے ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف منصوبے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

کئی مجالس کی طرف سے ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش کی رپورٹ کارگزاری دفتر مرکزی میں نہیں آئی۔ قانون یہ ہے کہ ہر ماہ کی ماہوار رپورٹ دوسرے ماہ کی دس تاریخ تک دفتر خدام الاحمدیہ میں پہونچ جانی چاہیئے۔ گویا ماہ شہادت کی رپورٹ ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش تک آنی ضروری تھی۔ جن مجالس نے تاحال اپنی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی نوٹ فرمالیں۔ کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ بیرونی مجالس کی طرف سے رپورٹوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح مجموعی رپورٹ تیار کرنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بروقت رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمدی مبلغین کی سالانہ رپورٹیں

مبلغین سلسلہ احمدیہ متعینہ اندرون و بیرون ہند کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹیں یکم مئی ۱۹۴۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک بہت جلد مرتب کر کے نظارت دعوت و تبلیغ میں بھیجدیں۔ اس سلسلہ میں مزید تاکید کی جاتی ہے رپورٹیں مرتب کرتے وقت خصوصیت سے مفصلہ ذیل عنوانات کا خیال رکھا جائے (۱) تعداد تقاریر و خطبات (۲) مقامات دورہ و ایام سفر (۳) ملاقات (۴) خط و کتابت (۵) اندازاً زیر تبلیغ اشخاص (۶) افراد جماعت (۷) بیعت نقشہ (۸) حلقہ یا ملک کا خاکہ جس سے پتہ لگ سکے کہ ان مقامات پر احمدی جماعتیں ہیں۔ (۹) متفرق۔ ہر ایک ایسا قابل ذکر امر جو تبلیغ کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ (۱۰) جماعت کی ترقی کے لئے مفید اور ہماری مالی حالت کے لحاظ سے قابل عمل تجاویز۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

"الفضل" باقاعدہ نہ ملنے کی شکایت

کچھ دنوں سے بعض دوستوں کی طرف سے شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں "الفضل" کے پرچے دوسرے یا تیسرے دن دو دو یا تین تین اکٹھے ملتے ہیں۔ جہاں تک دفتر سے پرچہ بھیجنے کا تعلق ہے۔ ہم احباب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ پرچہ روزانہ باقاعدہ بروقت ڈاک خانہ میں پہونچا دیا جاتا ہے۔ مقامی ڈاک خانہ والوں نے یقین دلایا ہے۔ کہ تمام پرچے روزانہ پہلی ڈاک سے روانہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ روزانہ پرچہ کے بروقت نہ ملنے کی روکاٹ کہیں رستے میں پیدا ہوتی ہے۔ جن احباب کو اب بھی یہ شکایت ہو انہیں چاہیئے کہ اپنے ڈاک خانہ کو لکھیں۔ اگر اصلاح حالات نہ ہو تو پھر ہمیں اطلاع دیں۔ تاہم پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائیں۔

(مینیجر)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے ۱۱ رمئی کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو آج پھر پاؤں کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کو بفضل خدا کل سے بخار سے آرام ہے۔ حضور کے اہل بیت خیریت سے ہیں اور خدام بھی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد نور میں جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے حالات حاضرہ پر تقریر کی۔ جس میں موجودہ جنگ کے ابتداء سے لے کر اب تک کے حالات سنائے۔ نیز برطانیہ کے اصول حکمرانی کی برتری اور ہٹلرازم کے اصول کی قباحتوں کا ذکر کرتے ہوئے دلچسپ حالات اور واقعات سنائے۔ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

شیخ عبدالرشید صاحب آف پٹیالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے ۲ فروری کو پٹیالہ میں فوت ہوئے تھے۔ جہاں انہیں امانتہً دفن کیا گیا۔ آج انکی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نصرت گرلز سکول قادیان کا امتحان مڈل کا شاندار نتیجہ

امسال نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے ۲۶ لڑکیاں مڈل کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۲۳ پاس ہوگئیں۔ سکول کی ایک لڑکی سارہ صدیقہ ۶۷۷ نمبر حاصل کر کے سارے پنجاب میں دوم اور لاہور سرکل میں اول رہی۔ تین اور لڑکیاں سارہ صدیقہ۔ امۃ الحفیظ اور مبارکہ علی الترتیب ۶۷۷ - ۶۵۴ اور ۶۲۷ نمبر حاصل کر کے ضلع گورداسپور میں اول دوم اور سوم رہیں۔ امید ہے کہ یہ لڑکیاں انشاء اللہ وظیفہ حاصل کریں گی۔ اس لحاظ سے ہمارے سکول کا نتیجہ پنجاب کے تمام سکولوں سے ۱۳ اچھا رہا۔ کیونکہ کسی سکول کی اتنی لڑکیوں نے ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل نہیں کئے۔ جتنی نصرت گرلز سکول کی لڑکیوں نے کئے ہیں۔ اس سکول کی پانچ لڑکیوں یعنی سارہ صدیقہ (۶۷۷) امۃ الحفیظ (۶۵۴) مبارکہ (۶۲۷) ضیاء النساء (۶۰۸) اور غلام فاطمہ (۶۰۱) نے ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے۔

ہمارا یہ سکول خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر اعتبار سے ترقی کر رہا ہے۔ دینیات کی اعلےٰ تعلیم کے علاوہ مروجہ مضامین کی تعلیم کا انتظام بھی نہائت عمدہ ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال میٹرک کا نتیجہ بھی بہت اچھا تھا۔ اور اس سال پانچویں جماعت کی ایک لڑکی نے بھی وظیفہ حاصل کیا ہے۔

مسلمانوں کے شاندار علمی کارہائے نمایاں

موجودہ زمانہ میں عام طور پر مسلمان جس جہالت میں گرفتار ہیں۔ اس کی وجہ سے اور تو اور وہ خود بھی یہ خیال نہیں کر سکتے۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمان واقعہ میں مسلمان تھے۔ انہوں نے دنیا میں کیسے کیسے کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ لیکن تاریخ اور دیگر کتب میں ان کی ان علمی قابلیتوں کا ذکر غیر مسلموں کے قلم سے ضرور محفوظ چلا آرہا ہے ذیل میں اس قسم کے چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) مشہور مصنف ڈریپر لکھتے ہیں:۔

"اس طویل عرصہ میں عیسائی ممالک کے لوگ زیادہ تر باری تعالیٰ کی ذات کے مباحث میں مصروف رہتے تھے اور دینی فوقیت کے حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرتے رہتے تھے۔ پادریوں کا رسوخ اور یہ عام عقیدہ کہ ان کی آسمانی کتابوں میں تمام علوم موجود ہیں۔ قوانین قدرت کی تحقیق سے مانع تھا۔ اگر اتفاقاً کوئی شخص ہیئت کے کسی مسئلہ پر سوال کرتا تھا۔ تو فوراً اس کے جواب میں آگسٹین اور لیکٹین آس کی کتابوں کا حوالہ دے دیا جاتا تھا۔ اور مظاہر سماوی بالکل نظر انداز کر دیئے جاتے تھے۔ مذہبی تعلیم کو دنیاوی تعلیم پر اس درجہ ترجیح دی گئی تھی۔ کہ ڈیڑھ ہزار برس کے طویل عرصہ میں عیسائی ایک ہیئت دان بھی پیدا نہ کر سکے!"

"مسلمانوں نے اس سے کہیں زیادہ ترقی کی۔ ان کے یہاں علم طبعی کی اشاعت ۶۳۸ء سے شروع ہو جاتی ہے یعنی رسول عرب (نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی وفات سے صرف چھ سال بعد۔ دو صدی کے اندر اندر وہ یونانی مصنفین سے نہ صرف واقف ہو گئے تھے۔ بلکہ ان کی تصانیف کا اندازہ کرنے کی قابلیت حاصل کر چکے تھے۔ خلیفۃ المامون نے میکائیل ثالث سے عہدنامہ کے بموجب بطلیموس کی کتاب "علم ہیئت" کا ایک نسخہ بھی طلب کیا تھا۔ اور اس کا فوراً عربی ترجمہ کرایا تھا۔ اس کتاب پر عربوں کا علم ہیئت تمام و کمال مبنی ہے اس کے ذریعہ سے عربوں نے چند اہم طبعی مسائل حل کئے۔ انہوں نے زمین کا طول و عرض دریافت کیا۔ اور تمام اجرام فلکی کی (جو انہیں دکھائی دیتے تھے) ایک ترتیب وار فہرست مرتب کی۔ اور بڑے بڑے تاروں کے وہ نام رکھے۔ جو اب تک ہمارے نقشوں اور کرّوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سال کی وسعت کا صحیح اندازہ کیا اور اجرام فلکی کے شعاع میں جو کجی پیدا ہوتی ہے۔ وہ معلوم کی۔ اور لٹکر والی ساعت (گھڑی) ایجاد کی۔ ستاروں کی تصویر اتارنے کے فن کو ترقی دی۔ ہوا میں روشنی کی شعاعوں کا ٹیڑھا راستہ معلوم کیا متوازی الافق آفتاب اور ماہتاب کے مظاہرات کے اسباب دریافت کئے۔ اور انہوں نے سب سے پہلے یورپ میں رصدخانہ تعمیر کیا۔ ان کے مشاہدے اس درجہ تک صحیح اترے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے قابل ترین مہندس ان کے نتائج استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ لیپ لیس نے اپنی کتاب "نظام عالم" میں عربوں کے مشاہدات کا حوالہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ مصنف موصوف کا مشاہدہ اس امر کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ مدار ارض کی گولائی بڑھتی جاتی ہے۔ لیپ لیس نے ابن یونس کے نتائج متعلقہ کجی مدار شمس کو بھی اپنے مباحث میں استعمال کیا ہے۔ اور ساتھ ہی زحل و مشتری کے زیادہ تفاوت کے مسئلہ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جیسے ابن یونس نے دریافت کیا تھا۔ یہ عرب ہیئت دانوں کی وسیع خدمات کا محض ادنیٰ نمونہ ہے جو انہوں نے ماہیت عالم کے مسئلہ کے حل کرنے میں بنی نوع انسان کے لئے انجام دی ہیں!"

(معرکۂ مذہب و سائنس مصنفہ ڈریپر)

(۲) مسٹر راڈویل اپنے ترجمۂ قرآن میں لکھتے ہیں:۔

"عرب کے سیدھے سادھے بھیڑیں چرانے والے خانہ بدوش لوگ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی تلقین سے ایسے بدل گئے۔ کہ جیسے کسی نے سحر یا جادو ان پر کر دیا ہو۔ وہ لوگ مملکتوں کے بانی مبانی اور شہروں کے بنانے والے اور کتب خانوں کے جمع کرنے والے ہو گئے۔ قسطنطنیہ۔ بغداد۔ قرطبہ اور سویلی (اشبیلیہ) کے شہروں کو وہ قوت ہوئی۔ کہ عیسائی یورپ کو اپنی ہیبت اور شوکت سے کپکپا۔ اور تھرتھرا دیا۔ اور ان میں تزلزل ڈال دیا۔ . . . . ساتھ ہی اس کے اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ یورپ نے منطق۔ فلسفہ اور علم طب و فن عمارت عربوں سے حاصل کیا ہے۔"

مسلمان غور کریں۔ کہ ان کے آباء و اجداد نے کیسے کیسے شاندار علمی کارنامے سرانجام دیئے۔ کہ والفضل ماشہدت بہ الاعداء کے مطابق مخالفین بھی ان کو خراج تحسین ادا کئے بغیر نہ رہ سکے:۔

مغربی بنگال احمدیہ کانفرنس کی مختصر روئداد

۱۰ - و ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء کو ضلع مرشد آباد کے ایک قصبہ بھرت پور میں مغربی بنگال احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔ بی ٹی۔ امیر بنگال پراونشل انجمن احمدیہ نے فرمائی۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ لدگرا۔ کرشناگر اور قریب کے دیہات کے احمدیوں اور مقامی ہندو اور مسلمان شرفاء نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ۔ چودھری مظفر الدین صاحب بی اے جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ۔ مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب و خواندکار حافظ محمد طیب اللہ صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ بھرت پور (بنگال) خاکسار نیز مولوی محمد سعید صاحب مبلغ نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں:۔

چودھری مظفر الدین صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین صلح اور آشتی قائم کرنے میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہندو دوست اپنے ان ہندو بھائیوں اور ہندو اخبارات کو جو فسادات کے موقعہ پر اس کو بڑھاتے ہیں سخت مذمت کریں۔ اور اسی طرح مسلمان بھی فسادات کے مرتکب مسلمان بھائیوں اور اخبارات پر ملامت کے ووٹ پاس کریں۔ اور علانیہ و پرائیویٹ موقعوں پر اس بات کی تلقین کریں۔ کہ بانیان مذاہب کی اور مذہبی کتب و مذہبی مقامات کی کسی طرح بھی تضحیک نہ کریں۔ بلکہ احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کریں:۔

صاحب صدر نے اپنی تقریر کے دوران میں دنیا کے غیر معمولی واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ وقت آگیا ہے کہ دنیا اس بات کو جلد معلوم کر لے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت احمد علیہ السلام کی بعثت اس زمانہ کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ ہی وہ واحد ذریعہ ہے۔ جو آنے والے سیلاب میں کشتی نوح کا کام دے گا۔

صاحب صدر نے احمدی احباب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ انہیں چاہیئے۔ دنیا میں جو نیا اور بہتر نظام قائم ہونے والا ہے اس میں وہ حصہ لینے کے لئے جو ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ پوری طرح تیار ہو جائیں:۔ خاکسار دولت احمد خان خادم سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ۔

آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو

سوائے اس کے جس کے متعلق خدا تعالیٰ کی مشیت کا بھی تقاضا ہو

دنیا میں انسان کے پیش نظر مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ کوئی سفلی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرداں پھرتا ہے۔ اور کوئی علوی عجائبات کے انکشاف کے لئے کوشاں ہے کسی کو اپنی قوم اور ملک کو ترقی و عروج پر پہنچانے کی دھن لگی ہوئی ہے۔ اور کوئی اپنے ذاتی آرام و آسائش کے لئے مر رہا ہے غرض ہر شخص اپنے لئے کوئی نہ کوئی مقصد رکھتا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں جنہیں صحیح ذرائع میسر آ جاتے ہیں۔ اور وہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور دوسرے ناکام رہتے ہیں جن کو صحیح ذرائع حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو عمل میں لانے کے لئے آمادہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات اپنی کاہلی اور کوتاہی کی وجہ سے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

آج کے کام کو کل پر چھوڑنے کا نتیجہ

سب سے بڑا نقص اور سب سے بڑی روک جو اس مقام پر کامیابی کی راہ میں حائل ہوتی ہے وہ کسی کام کو غیر مستقل مزاجی سے کرنا۔ اور اس کو التوا میں ڈالتے رہنا ہے۔ ایک طالب علم جو روز کے کام کو باقاعدہ اسی دن نہیں کرتا بلکہ کل پر اٹھا رکھتا ہے۔ اور دل میں سمجھتا ہے۔ کہ آج نہیں تو کل کر لوں گا۔ اس کے لئے کل کبھی نہیں آتا۔ یہاں تک کہ امتحان کی گھڑی سر پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر یا تو وہ کام کے بوجھ کی زیادتی سے گھبرا کر بالکل ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ یا اس ناقابل برداشت بوجھ کو اپنے نحیف و نزار کندھوں پر اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو بالکل ناکام بنا لیتا ہے۔ یہی حال اس زمیندار کا ہوتا ہے جو اپنے کام کو کل پر چھوڑتا ہے۔ لیکن اس کا وہ کل نہیں آتا۔ یہاں تک کہ فصل کے بونے کا موسم گزر جاتا ہے۔ اور اس سست الوجود زمیندار کو ہمیشہ کے لئے غربت اور دولت کے چکر میں پھنسا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ احمدی جو چندہ کی اہمیت کو تو سمجھتا ہے۔ لیکن خیال کرتا ہے۔ کہ اگر اس دفعہ چندہ ادا نہ کیا تو کیا حرج ہے آئندہ اکٹھا ادا کر دوں گا۔ اس کے لئے بقایا صاف کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس کی یہ آرزو بہت ہی کم پوری ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس چندہ کو ادا کرنے میں بجائے فرحت اور خوشی محسوس کرنے کے ایک بوجھ اور تکلیف مالایطاق خیال کرنے لگتا ہے اور اگر اس کے دل میں مرکز کے نظام کا احترام ہوتا ہے۔ تو وہ اس بقایا کی ادائیگی سے معافی حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنے ثواب کو کم کرتا ہے۔ ورنہ نہ مرکز سے معافی حاصل کرتا ہے۔ اور نہ ادا کرتا ہے۔ جس سے خدا کے حضور گنہگار ٹھہرتا ہے۔ اور ان شیریں پھلوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ جو اس کے ایمان کے درخت میں لگے تھے۔ پھر یہی حال اس سیکرٹری مال کا ہے جو تنخواہ کے ملنے پر یا آمدنی۔ کے وصول ہونے پر فوراً چندہ کی وصولی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو التواء میں ڈالتا ہے۔ اور اسی آج کل میں احباب جماعت اپنا روپیہ اپنی دوسری ضروریات پر خرچ کر لیتے ہیں۔ اور آئندہ ان کے لئے بقایا ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس ایسے سیکرٹری مال کا اپنے کام کو التوا میں ڈالنا نہ صرف اس کو گنہگار بناتا ہے۔ بلکہ دوسرے احباب کو بھی ثواب سے محروم کرتا ہے۔

سستی اور غفلت کا انجام

غرضیکہ بلاوجہ سستی اور غفلت سے کام کو آئندہ پر انحصار رکھنا ایک نہایت مہلک مرض ہے۔ بہت دفعہ اس سے فوجوں کی فتح و ظفر ناکامی و شکست میں تبدیل ہو گئی بڑی بڑی عظیم الشان حکومتیں فقط اسی کی نحوست سے خاک میں مل گئیں۔ ہندوستان میں مغلیہ خاندان کی سلطنت کو ہی دیکھو حضرت اورنگ زیب کے بعد بادشاہوں نے اس گُر کو نہ سمجھا۔ اس لئے جب کوئی باغی سر اٹھاتا تو بجائے فوراً اس کا سر کچلنے کے افواج شاہی کے بھیجنے میں سستی اور تاخیر سے کام لیتے۔ یہاں تک کہ بغاوت زور پکڑ جاتی۔ پھر اگر بمشکل اس کو دبا بھی لیا جاتا۔ تو بھی مرکزی حکومت اس سے ضرور اثر پذیر ہوتی۔ اسی طرح یہ عظیم الشان حکومت روز بروز کمزور ہو کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ اسی مرض نے سپین میں اسلامی بادشاہت کا خاتمہ کیا۔ اور اسی سے خلافت بغداد کی رفیع الشان عمارت منہدم ہو گئی۔

قرآن کریم کا ارشاد

الغرض کامیابی اور ترقی کے راستہ میں یہ ایک ایسی روک ہے، کہ اس کی اہمیت کو ہر ملک کے لوگوں نے محسوس کیا ہے، چنانچہ قریباً ہر زبان میں ایسی ضرب الامثال اور مقولے پائے جاتے ہیں۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ "آج کا کام کل پر نہ چھوڑو"۔ لیکن ایک مومن فلاسفروں کے اقوال یا زبانوں کی ضرب الامثال سے روشنی حاصل نہیں کرتا اس کے لئے تو زندگی کے ہر شعبہ میں خدا اور اس کے رسول کا مقدس کلام ہی مشعل راہ ہے۔ پھر کیا اس مکمل کتاب میں جس کا نام قرآن ہے۔ اس اہم اصول کا کچھ ذکر ہے جس پر افراد کی ترقی اور تنزل اور قوموں کا بننا اور بگڑنا منحصر ہے؟ ہاں ہے اور ضرور ہے۔ خدا تعالیٰ اس اصل کا ذکر ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ ولا تقولن لشیءٍ انی فاعلٌ ذالک غداً ، الا ان یشاء اللّٰہ (سورہ کہف) یعنی تو کسی بات کے متعلق ہرگز یہ نہ کہہ کہ میں یہ کام کل یا زمانہ آئندہ میں کسی دن کر لوں گا۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ چاہے کہ تو اس کو کل یا آئندہ کسی دن کرے۔ کیا ہی عمدہ رہنمائی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس روک کو ترقی کی راہ سے ہٹانے کے لئے کی ہے۔ اور کیا ہی اعلیٰ تعلیم ہے جو اس جہت میں قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ "آج کا کام کل پر چھوڑو" بلکہ اس سے بھی زیادہ محتاط پہلو اختیار کیا ہے۔ اور یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ تم یہ قول بھی زبان پر نہ لاؤ۔ کہ میں یہ کام کل کروں گا۔ کیونکہ اس سے بھی آج کی قوت عملیہ پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور کام کی تکمیل میں تاخیر ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی مشیت کے رُو سے پہلی استثناء

اس قانون کو مکمل صورت میں پیش کرنے کے لئے ساتھ ہی استثناء بھی بیان فرما دی۔ اور وہ الّا ان یشاء اللّٰہ کے الفاظ میں ہے۔ یعنی اگر خدا تعالیٰ کی مشیت اس کام کو التواء میں ڈالنا پسند کرے۔ تو بے شک آئندہ کے لئے ملتوی کر دو۔ خدا تعالیٰ کی مشیت دو طریق پر ظاہر ہوتی ہے۔ قانون طبعی کے لحاظ سے اور احکام شرعی کے رنگ میں۔ مثلاً ایک کام دس آدمی ایک دن میں کر سکتے ہیں اب اگر ایک آدمی اس کام پر لگے تو لازماً دس دن میں ختم کرے گا۔ پس ایسے کام کے متعلق خدا تعالیٰ کی مشیت طبعی قانون کے رنگ میں یہی ہے۔ کہ وہ شخص اس کام کا ایک حصہ آج کرے۔ اور باقی نو حصے آئندہ نو دنوں کے لئے چھوڑ دے کام کا اس طرح ملتوی کرنا مضر نہیں بلکہ ضروری اور مفید ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ وہ اپنی قوت عملیہ کو ضائع کرتا ہے۔ اور کام کو بھی نقصان پہنچاتا ہے پس انسانی قوٰی کی کمزوری اور قوت عملیہ کے محدود ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی مشیت چاہتی ہے۔ کہ کام کا ناقابل برداشت بوجھ آئندہ برداشت کیا جائے۔ اور اس وقت اس کو ملتوی کر دیا جائے۔ پس یہ خدا کی مشیت کے ماتحت پہلی استثناء ہے۔ جس میں کام آئندہ پر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔

دوسری استثناء

پھر ایک زمیندار جس کے پاس بیج کے لئے غلہ موجود ہے۔ ہل جوتنے کے لئے تمام ضروری سامان مہیا ہیں۔ اور زمین بھی موجود ہے۔ لیکن فصل بونے کا موسم خدا تعالیٰ کے طبعی قانون نے تین ماہ بعد رکھا ہے۔ اگر وہ اس خیال سے کہ تمام سامان مہیا ہیں اس لئے کام کو آئندہ پر اٹھا نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ آج ہی بیج زمین میں بو دینا چاہیئے اپنے بیج کھیت میں بکھیر دیتا ہے۔

تو یقیناً وہ اپنی محنت اور غلے کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ خدا کی مشیت طبعی قانون کے رنگ میں یہی چاہتی ہے۔ کہ اس کام کو اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک کہ فصل کے بونے کے لئے موزوں موسم نہ آجائے۔ پس کام کا ایسا التواء نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور اس التواء میں ہی ترقی اور برکت ہے۔

تیسری استثناء

پھر شرعی احکام کے لحاظ سے بعض امور میں خدا تعالےٰ کی مشیت یہی چاہتی ہے کہ ان کو فوراً نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب وقت تک التواء میں ڈالا جائے۔ تاکہ وہ احسن طور پر انجام پذیر ہوں۔ مثلاً نکاح کے متعلق جس کا نیک یا بد اثر بعض دفعہ صدیوں تک آئندہ نسلوں پر پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی یہی مشیت ہے کہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغد۔ یعنے ہر شخص کو نکاح کرنے سے پہلے خوب غور کر لینا چاہیئے کہ اس نکاح کا اثر آئندہ انفرادی اور قومی زندگی پر کیا پڑے گا۔ پس اس کے متعلق اسلامی تعلیم یہی ہے۔ کہ نکاح کے پہلے استخارہ کیا جائے۔ پس جو شخص نکاح کے معاملہ میں جلدی سے کام لیتا ہے۔ اور اس اہم تقریب کو مناسب وقت تک ملتوی نہیں کرتا۔ وہ یقیناً خدا تعالےٰ کی مشیت کے خلاف کرتا ہے۔ اور ایسے عجلت میں کئے ہوئے نکاح بسا اوقات بعد میں تکلیف اور پشیمانی کا موجب ہوتے ہیں۔ پس ایسے امور میں مناسب تاخیر اور التواء یقیناً ضروری اور بابرکت ہے اور یہ تیسری استثناء ہے۔ جو شرعی حکم کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کی مشیت کے عین مطابق ہے۔ اور اس پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

چوتھی استثناء

پھر ایک اور استثنائی صورت بھی ہے اور وہ یہ کہ مومن کے ہر کام میں توازن اور عدل ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اللّٰہ یحب المقسطین۔ یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جن کے اقوال اور افعال میزان عدل پر پورے اترتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ایک کام کو ہاتھ میں لے۔ لیکن اس کے پایہ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ایک اس سے بھی زیادہ اہم کام پیش آجائے۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ کی مشیت یہی ہے۔ اور توازن اور عدل اسی بات کا مقتضی ہے۔ کہ اس زیادہ اہم کام کو پہلے کر لیا جائے۔ اور کم ضروری کو آئندہ پر ملتوی کر دیا جائے۔ پس بعض دفعہ کام کا اس رنگ میں التواء میں ڈالنا بھی ضروری اور مفید ہے۔ اور یہ چوتھی استثناء ہے۔ جو خدا کی مشیت کے مطابق مستنبط ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

ان چند استثنائی امور کے بغیر جن کو خدا تعالےٰ کی کتاب نے بیان کر دیا ہے۔ کسی کام کو آئندہ کے لئے ملتوی کرنا یقیناً انفرادی اور قومی زندگی کے لئے زہر ہلاہل ہے۔ مردہ قوموں کو جانے دو! کیونکہ ترقی اور بلندی کی روح سے وہ پہلے ہی محروم ہو چکی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اور زندہ رہنے کے لئے عالم وجود میں آئی ہے۔ نہیں بلکہ اقوام عالم کی زندگی اور بقا اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس کسقدر اہم ہے۔ وہ ذمہ واری جو احمدی افراد کے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ کتنا بلند ہے وہ مقصد جس کو احمدیوں نے حاصل کرنا ہے کتنی مشکل ہے وہ مہم جس کو ان مٹھی بھر افراد نے سر کرنا ہے۔ اور کسقدر کٹھن ہے وہ منزل جس تک نونہالان احمدیت نے رسائی حاصل کرنی ہے۔ پس اگر باوجود اس اہم ذمہ واری کے کوئی احمدی اپنی سستی اور غفلت سے اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔ اور اپنے چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی بلاوجہ التواء میں ڈالتا ہے تو وہ ایک قومی نقصان کرتا ہے اور خدا کے حضور بہت بڑا مجرم بنتا ہے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔ انت مسیح الذی لایضاع وقتہ۔ یعنے تو وہ مسیح ہے کہ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائیگا پھر حضرت اقدس کو یہی آیت جس کی تشریح اوپر کی گئی ہے متعدد بار الہام ہوئی۔ جس سے اس اہمیت کا پتہ چلتا ہے جو موجودہ ²³

²³ زمانہ میں کامیابی کے حصول کے لئے اس اصل کو حاصل ہے۔ یقیناً اس زمانہ میں وہی قوم اوج ترقی پر پہنچے گی۔ جو اپنے وقت کو ضیاع اور اپنے کاموں کو التواء میں ڈالنے سے بچائیگی آؤ ہم اس بات کا عزم بالجزم کر لیں۔ کہ ہم خدا کے دین کی بلندی اور ترقی و کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس اصول پر جس کو خدا کی مقدس کتاب اور مسیح پاک علیہ السلام کی مطہر وحی میں بیان کیا گیا ہے پورے طور پر کاربند ہوں گے۔ اور اپنے کسی کام کو بھی سوائے مذکورہ استثنائی صورتوں کے التواء میں نہیں ڈالیں گے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

ولا توخر فعل الخیر یوماً الی غدٍ
لعل غداً یاتی و انت فقید

یعنے تو کسی نیک کام کو اس امید پر ملتوی نہ کر کہ تو اس کو کل کر لیگا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل تو آئے۔ مگر تو جو کل کی امیدیں لگائے بیٹھا تھا کسی حادثہ کا شکار ہو کر کالعدم ہو جائے اور آنیوالے کل سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ پس آؤ ہم آج کا کام آج ہی کریں۔ کیا معلوم کل توفیق ایزدی یاوری کرے یا نہ کرے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

خاکسار۔ برکات احمد
بی۔ اے از لاہور

غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق آخری فیصلہ

(۱)

"پیغام صلح" ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا ایک مضمون "غیر احمدیوں کے جنازہ کے متعلق حلفیہ شہادت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" کا مکمل و مفصل جواب ان دنوں غیر مبایع اصحاب کے لئے پریشانی کا موجب بن رہا ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں مولوی محمد علی صاحب کے عذرات کا پوری طرح قلع قمع کر دیا ہے۔ اب مولوی صاحب موصوف یا ان کے ساتھی بے فائدہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب کا زیر نظر مضمون بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔

(۲)

مولوی عمر الدین صاحب لکھتے ہیں:۔ "اگر ہم سے یہ سوال کیا جائے کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ تو ہم یہی کہیں گے کہ نہیں" پھر جماعت کے عمل کے متعلق لکھتے ہیں:۔ "اسی طرح جماعت کا عام طور پر یہی عمل ہے کہ غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے مگر جن خاص حالات میں حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفوں کا جنازہ پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ اسے استثنائی صورت میں جائز سمجھتے بھی ہیں۔ اور اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں اور حضرت مولینا نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا ہے"۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ غیر مبایعین آج بھی بجز چند مستثنیات کے غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور عملاً غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ یہ تو غیر مبایعین کا عام عقیدہ اور عام عمل ہے جسے "پیغام صلح" تسلیم کرتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ابتداء سے ہی اسے عام عقیدہ اور عام عمل قرار دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان اسی عقیدہ اور مسلک پر قائم ہے اور رہے گی جس پر جماعت احمدیہ عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قائم و عمل پیرا تھی۔ "پیغام صلح" کے اس بیان سے مسئلہ کا ایک پہلو بلکہ عام اور اصولی پہلو مسلم ثابت ہو گیا۔ اور وہ جماعت احمدیہ قادیان کے مسلک کے عین مطابق ہے

(۳)

باقی رہا "خاص حالات" اور "استثنائی صورت میں" بعض لوگوں کا جنازہ جائز سمجھنا یا پڑھنا سو اس کے متعلق مولوی عمر الدین صاحب کا بیان ہے کہ "۱۹۱۰ء تک جماعت احمدیہ شملہ کا یہ عمل رہا ہے۔ کہ بے شر اور بد زبان نہ بولنے والے غیر احمدی رشتہ داروں کے جنازے ہم برابر پڑھتے رہے ہیں الخ" (پیغام ۱۲ مئی)

اگر اس بیان کو واقعات کے عین مطابق بھی فرض کر لیا جائے۔ تو بھی یہ عمل "استثنائی صورت" اور "خاص حالات میں" ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے جنازے جن لوگوں نے کبھی پڑھے ہیں۔ درحقیقت وہ مرتبوا لونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصدق یا تابع مومنین سمجھ کر پڑھے ہیں

کیونکہ وہ بے ہشر تھے۔ برا نہ بولنے والے تھے۔ اور رشتہ دار تھے۔ اور پھر احمدی امام کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی عمر الدین صاحب کی پیش کردہ دونوں مثالوں سے عیاں ہے۔ یہ تو ہے واقعہ کی وہ نوعیت جو مولوی عمر الدین صاحب آج ۱۹۴۱ء میں پیش کر رہے ہیں۔ اور اس غرض سے کر رہے ہیں۔ کہ اپنے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی تائید کریں۔ حالانکہ مولوی عمر الدین صاحب کے محولہ بالا عقیدہ سے مولوی محمد علی صاحب بہت دُور جا چکے ہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اعلان کریں گے؟ کہ جو کچھ مولوی عمر الدین صاحب نے شائع کرایا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔ اور میں بجز خاص حالات اور استثنائی صورتوں کے کسی غیر احمدی کلمہ گو کا جنازہ جائز نہیں سمجھتا؟

(۴)

پھر مولوی عمر الدین صاحب کا زیر نظر مضمون ہر عقلمند کے لئے تعجب انگیز ہے۔ کیونکہ یہی مولوی صاحب ۱۹۱۸ء میں اپنے قلم سے ہر غیر احمدی کے جنازہ کو ناجائز قرار دے چکے ہیں۔ اور اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ بتا چکے ہیں۔ بلکہ خاص حالات اور استثنائی صورتوں میں پڑھے گئے جنازوں کو "بے اعتدالیاں" اور "بعض ناجائز امور" قرار دے چکے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں مولوی عمر الدین صاحب سے کہا گیا۔ کہ "خاموش گروہ کا جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا جنازہ جائز قرار دیا ہے۔ اور خود غیر احمدی جنازے انہوں نے پڑھے ہیں۔" اس پر مولوی عمر الدین صاحب نے جواباً لکھا۔ کہ:۔ "یہ بھی محض دھوکہ ہے۔ (آج اسی دھوکہ کا خود شکار ہو رہے ہیں) حضرت مرزا صاحب نے تو یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بد بولنے والا نہ ہو اور خاموش ہو اور احمدیوں میں ملا جُلا رہتا ہو۔ جیسے بعض رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اور ان میں کسی قدر تصدیق کی بُو پائی جاتی ہو تو ایسے شخص کا جنازہ تم پڑھ لو۔ اور وہ بھی احمدی امام کے پیچھے۔ کیونکہ علام الغیوب خدا ہی کی ذات ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جس طرح منافق جو آنحضرت صلعم کے لشکر میں ملے جُلے رہتے تھے۔ اُن کا جنازہ پڑھا گیا اسی حد تک میں اجازت دے سکتا ہوں۔ ورنہ مکذب کے جنازہ کی اجازت آپ نے ہرگز نہیں دی۔ یہاں تک کہ آپ کا اپنا بیٹا فضل احمد فوت ہو گیا۔ آپ نے اسکا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی بُرا نہ کہتا تھا۔ لیکن چونکہ بیعت نہ کی تھی۔ آپ نے جنازہ بھی نہ پڑھا۔ حالانکہ آپ پر اپنے بیٹے کا جنازہ فرض تھا۔ مگر پھر بھی باوجود کہا جانے کے انکار کر دیا۔ پس یہ بھی **بات باطل ہو گئی۔ کہ غیر احمدیوں کے جنازے وہ پڑھا کرتے تھے۔** دھوکہ میں کسی کو احمدی سمجھ کر نماز جنازہ پڑھ لینا اور بات ہے۔ کوئی شخص جس کی شہادت جائز ہو حلف اٹھا کر کہے کہ فلاں غیر احمدی کا جنازہ حضرت مسیح موعودؑ نے پڑھا تھا۔ حالانکہ آپ کو یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ غیر احمدی ہے۔ مجھے معلوم ہے اور میں نے وہ خط خود پڑھا ہے۔ جو سر سید کی وفات کے موقعہ پر حضرت مرزا صاحب کے حکم سے حضرت لیڈر قوم مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ صاحب نے لکھا تھا۔ سر سید کی موت پر لاہور سے بعض خواجہ شاہی احمدیوں نے مسیح موعودؑ کو خط لکھا۔ کہ حضور سر سید کے جنازہ کے متعلق جماعت کو حکم دیا جائے۔ کہ ہر جگہ جنازہ غائب پڑھیں۔ تو جواب یہ ملا **کہ یہ ناجائز ہے اور ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے یہ تو منافقت ہو گی۔** اور ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا۔ اب جبکہ سر سید جیسے غیر مکفر اور صلح کل شخص کا جنازہ بھی پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ اپنے بیٹے کا جنازہ پڑھا۔ تو صاف ثابت ہے۔ کہ آپ کا یہ **مذہب ہی نہ تھا۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھا جاوے۔** اس کے خلاف جس ڈائری سے مخالف نے (اور اب خود مولوی عمر الدین صاحب نے) نتیجہ نکالا ہے اس کے متعلق تو خود حضرتؑ نے فرما دیا تھا۔ کہ جو یہ کہے۔ کہ نہ اِدھر کا ہوں اور نہ اُدھر کا وہ مکذب ہے۔ اور جو بیعت نہ کرے۔ اور کہے اچھا جانتا ہوں۔ وہ بھی مکذب ہے۔ **پس غیر مکذب جسکا جنازہ جائز رہا وہ تو صرف مسیح پر مخفی ماننے والے ہی رہ گئے۔ نہ کوئی اور۔"**

(رسالہ فیصلہ حکم ص ۲۹ و ۳۰)

مولوی عمر الدین صاحب کا یہ بیان نہایت واضح ہے۔ کاش! مولوی صاحب خصوصاً اور دیگر غیر مبایع دوست عموماً اس پر غور کریں۔

(۵)

مولوی عمر الدین صاحب نے اپنے رسالہ میں مندرجہ بالا عبارت کے بعد **"غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق آخری فیصلہ"** کے عنوان سے لکھا ہے:۔ "قاعدہ کی بات ہے۔ کہ اوائل میں ہر قوم کو دقتیں ہوتی ہیں۔ کچھ بے خبری کے باعث اور کچھ جماعت میں کمزور داخل ہونے والوں کے باعث۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت جو یہودیوں میں وہی نسبت رکھتے ہیں۔ جو احمدی غیر احمدیوں میں۔ ان کو بھی بعض دقتیں پیش آئیں ...... اسی طرح ہم لوگوں کو بھی بعض دقتیں پیش آگئیں اور **ناواقفی کے باعث بعض ناجائز امور بھی ہم سے سرزد** ہوئے۔ مگر آہستہ آہستہ وہ سب بے اعتدالیاں دور کی گئیں۔ چنانچہ اس کی ایک مثال غیر احمدیوں کا جنازہ بھی ہے۔"

لاہور میں کسی احمدی کا رشتہ دار فوت ہو گیا۔ اس کا جنازہ احمدی جماعت نے غیر احمدی امام کے پیچھے تو نہ پڑھا۔ لیکن اپنا امام بنا کر الگ جنازہ پڑھ لیا۔ اس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا۔ کہ خواجہ کمال الدین کے اشتہار یا اقرار کے برخلاف احمدیوں نے کیوں کیا۔ اسکے جواب میں ہمارے اخبار بدر میں لکھا گیا۔ کہ:۔ "آپ تو علیحدہ جنازے پڑھتے ہیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ کہ **ہم غیر احمدیوں کے جنازے میں مطلقاً شامل ہو ہی نہیں سکتے۔** کئی دفعہ پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیحؓ اس کے متعلق بیان فرما چکے ہیں۔ اور ابھی تین چار روز کی بات ہے۔ کسی نے حضرت سے پوچھا۔ کہ کیا ہم غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: "میں اس سوال سے تعجب کرتا ہوں۔ کہ تم اس میت کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا کرو گے۔ کہ اللہ تیرا ایک مامور ہمارے زمانہ میں آیا۔ اس نے تیرا پیغام سب لوگوں کو پہنچایا۔ ان پیغام سننے والوں میں سے یہ ایک شخص ہے جسکی میت ہمارے سامنے پڑی ہے۔ اس نے اس پیغام کی پرواہ نہ کی۔ اسکو لغو قرار دیا۔ یا اس کا انکار کیا۔ اور اسطرح تیرے رسول کو مفتری قرار دیا۔ اسواسطے تو اس کو بہشت نصیب کر۔ یہ ایک بہت ہی بے ہودہ بات ہے۔ **ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کہ احمدی کسطرح غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتا ہے۔"** الغرض کسی احمدی بھائی نے ایسا جنازہ پڑھا بھی ہے۔ تو یہ اس کی ناواقفی یا کمزوری یا کچھ اور اسباب کے ماتحت ہو گا۔ جس کا ہمیں علم نہیں۔"

(بدر مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء)

مذکورہ بالا بیان وہ بیان ہے جو ہمارے تنازعات سے پہلے کا ہے۔ جس پر نہ محمد علی نے خلاف لکھا۔ نہ خواجہ نے اور تمام جماعت نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا۔ **تو آج کہنا کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے محض ضد ہے وبس"**

(رسالہ فیصلہ حکم ص ۳۰ و ۳۱)

(۶)

مولوی عمر الدین صاحب کے اس بیان سے ثابت ہے۔ کہ کم از کم ۱۹۱۲ء میں یعنی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ میں "غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق آخری فیصلہ" یہی تھا۔ کہ کسی بھی غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں۔ خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو مولوی عمر الدین صاحب کا یہ بیان مدلّل مستند اور بالکل درست ہے۔ جس کی تردید نہ کوئی اور غیر مبایع کر سکا ہے اور نہ ہی خود مولوی صاحب اب کر سکتے ہیں۔ پس غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان تو اسی "آخری فیصلہ" پر قائم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا۔ اور جماعت نے اسپر عمل کیا۔ ہاں مرکز سلسلہ سے منقطع ہونے والے

غیر مبایعین اس "آخری فیصلہ" سے منحرف ہو چکے ہیں۔ افسوس کہ جس طرح غیر مبایعین نے عقیدۂ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تبدیلی کرنے کے باوجود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر جھوٹا الزام لگایا۔ کہ آپ نے عقیدہ بدل لیا ہے اسی طرح جنازہ کے مسئلہ میں خود غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ کے صحیح مسلک سے روگردانی کی ہے۔ مگر وہ خدا کی مقدس جماعت اور ان کے برگزیدہ امام پر مسیح پاک کے مسلک سے انحراف کا الزام لگا رہے ہیں۔ پھر مزید افسوس یہ ہے۔ کہ اس مقصد کیلئے جھوٹے اور غلط بیانات بناتے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب ہی بتائیں۔ بقول ان کے جب حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ ۱۹۱۲ء میں غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق آخری فیصلہ فرما چکے تھے۔ تو آپ ۱۹۱۴ء تک ان کے جنازے کیوں پڑھتے رہے۔ اور اگر آپ ایسا فعل کرتے رہے۔ جسے آپنے اور اخبار بدر نے ناواقفی کمزوری یا کسی اور سبب کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ تو اسے آج کسطرح جماعت احمدیہ کے خلاف بطور دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

وی پی وصول کرنا احباب کا فرض ہے

حسب اعلانات سابقہ احباب کرام کی خدمت میں وی۔ پی۔ ارسال کر دیئے گئے ہیں جنہیں وصول کرنا انکا مذہبی و اخلاقی فرض ہے۔ جو احباب چندہ کی ادائیگی کا وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ براہ کرم حسب وعدہ رقم ارسال فرماویں۔ جو دوست ماہوار بذریعہ محاسب ادائیگی کرتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے کہ پوری پوری باقاعدگی اختیار فرماویں بعض اوقات بعض اصحاب دو دو تین تین ماہ خاموش رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ناپسندیدہ امر ہے۔ ماہوار ادائیگی کا طریق بعض اصحاب کی سہولت کیلئے جاری کیا گیا ہے ورنہ دفتر کیلئے اسمیں بہت سی دقتیں ہیں۔ اسلئے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ اس سہولت کو غلط رنگ میں استعمال نہ کریں۔ دفتر محاسب کے ذریعہ چندہ ارسال کرنے والے اصحاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ چندہ جمع کرتے وقت اپنا صحیح خریداری نمبر درج کرائیں۔ بصورت دیگر کھاتہ میں رقم کے عدم اندراج کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

"مینجر"

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سب جج بہادر
درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

دعوی یا اپیل دیوانی ع ۵ ۔ مسماۃ سرداراں دختر غلام محمد قوم جنجوعہ راجپوت سکنہ موہری تحصیل کھاریاں حال مقیم سوال تحصیل پھالیہ مدعیہ بنام غلام حسن ولد نواس علی قوم جنجوعہ راجپوت ساکن موہری۔ دعویٰ تنسیخ نکاح بصیغہ مفلسی بنام غلام حسن ولد نواس علی قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ زمینداری ساکن موہری تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ عنوان بالا میں مسمیٰ غلام حسن مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام حسن مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام حسن مذکور تاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۴۱ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اُس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم — (مہر عدالت)

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

'مینجر'

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سولم کے علاقہ سے جرمن فوجوں کو پیچھے دھکیل کر وہیں پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں وہ مصر پر حملہ سے پہلے تھیں۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ فرانس اور جرمنی کے نئے معاہدہ کی تفاصیل تاحال نہیں آئیں۔ لیکن جنرل ڈیگال کی آزاد فرانسیسی ایجنسی کا خیال ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ نے جرمنی کو مراکو اور شام کے ہوائی اڈوں کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ ترکی اور جرمنی میں ایک نیا معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے مطابق ترکی اپنے ان ریلوے پلوں کی مرمت کرے گا جو یونان پر جرمن حملہ کے وقت اس نے خود تباہ کر دیئے تھے۔ ان کی مرمت کے لئے جرمن سامان مہیا کرے گا۔ اور ترکی مزدور اور معمار وغیرہ۔ ترکی جرمنی کو اور بھی تجارتی مراعات دینا منظور کرے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ترکی جرمن فوجوں کو گذرنے کی اجازت بہر حال نہیں دے گا۔

نیویارک ۱۴ مئی۔ یکم مئی تک برطانیہ کے قریباً ۵۵ لاکھ ٹن وزنی آٹھ سو جہاز دشمن غرق کر چکا ہے۔ اس نقصان کے اسی فیصدی کے برابر جہاز امریکہ میں زیر تعمیر ہیں

لنڈن ۱۴ مئی۔ جرمنی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرہ قلزم نہر سویز اور خلیج عقبہ کے علاقے خطرناک رقبے قرار دے دیئے گئے ہیں اور اب کوئی جہاز ان میں داخل نہ ہو۔ حاجیوں کے جہازوں کو جن پر خاص نشان ضروری ہیں۔ گذارنے کے انتظامات زیر غور ہیں۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ آج دار العوام میں حکومت کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ وشی چھوٹی چھوٹی تارپیڈو کشتیاں فرانسیسی دریاؤں میں سے گذار کر بحیرہ روم میں بھیج رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ وشی گورنمنٹ سے پروٹسٹ بے سود ہے

انقرہ ۱۴ مئی۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ کے جنگی جہاز جیفر کی بندرگاہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اور وہاں جنگی سامان اور فوجیں اتار رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانی طیاروں نے کل ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں کے ایک قافلہ پر جس کے ساتھ جنگی جہاز بھی تھے کامیابی سے حملے کئے اور رسد کا ایک جہاز غرق کر دیا۔ پیر کی رات کو بحیرہ روم میں دشمن کے جہازوں کے ایک قافلہ پر بھی حملے کئے ایک آٹھ ہزار ٹن کا وزنی جہاز ڈوب گیا۔ اور ایک کروزر سے دھوئیں کے بادل اٹھنے لگے۔ جنوبی افریقہ کے ہوائی بیڑے نے سیرنیکا میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر کامیاب حملے کئے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ دشمن کے طیاروں نے پیر کو ہالٹا پر حملہ کیا۔ جس سے کچھ نقصان پہونچا۔ منگل کو پھر حملہ کیا۔ دس مکان گرے۔ ایک شخص ہلاک اور ایک درجن مجروح ہوئے۔

قاہرہ ۱۵ مئی۔ بصرہ میں انگریزی طیاروں نے عراقی فوجوں کی بارکوں پر ایک اور شہر میں ایک اسلحہ ساز فیکٹری پر اور تیسری جگہ پٹرول کے گودام پر بمباری کی۔ اسلحہ ساز فیکٹری میں آگ لگ گئی۔

قاہرہ ۱۵ مئی۔ ابے سینیا میں برطانی طیاروں نے امبالاگی کے قلعہ اور اس کے نواح میں بمباری کی۔ اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ دشمن کے فوجی دستے جو جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان پر بھی حملے کئے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ہرہیس کے متعلق مسٹر چرچل عنقریب ایک اہم بیان دینے والے ہیں۔ جس کا اشتیاق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ انقرہ ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ نازی گھبرا رہے ہیں۔ کہ ہیس ان کے بھید کھول دے گا۔

سنگاپور ۱۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یہاں برطانیہ سے مزید فوجی کمک پہونچ گئی ہے۔ جس میں ہوائی جہاز اور بحری جہاز بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ آج لنڈن میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ ہرہیس کو ہوائی چھتری کے ذریعہ سکاٹ لینڈ کے قریب اترے ابھی ۲۴ گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے کہ ڈیوک آف ہملٹن ان کی ملاقات کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز پہونچ گئے۔ ملاقات کے وقت خفیہ محکمہ کے افسر اعلے بھی وہیں تھے۔ بعد میں انہوں نے اپنی رپورٹ حکومت کو بھیج دی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جب مسٹر چرچل دار العوام میں اس کے متعلق بیان دیں گے۔ تو اس ملاقات کا حال بھی بتائیں گے۔ امریکہ میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ہرہیس کا جرمنی سے بھاگ آنا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ نازی پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ مزید براں یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ برطانیہ کی اسی طرح مدد کرتا رہا۔ تو جرمنی پورے طور پر مات کھا جائے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے گذشتہ جنگ میں حصہ لیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جرمنوں کے دل آخر میں کس طرح اچانک ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کی ہمتیں پست ہو جاتی ہیں۔ جرمن ریڈیو نے ہرہیس کے پاگل ہونے کے متعلق جو کہانیاں گھڑی ہیں ان پر دنیا میں کہیں بھی اعتبار نہیں کیا جا رہا۔ دراصل جرمنوں کو یہ خطرہ ہے کہ ہرہیس کے بھاگنے سے جرمن عوام اپنی ہمت ہار کر بیٹھ جائیں گے۔ اس لئے وہ من گھڑت افسانے بیان کر رہے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ یقینی امر ہے۔ کہ اگر جرمن عوام نے اپنے ملکی ریڈیو کے بیانات کو سچا سمجھا۔ تو بھی انہیں اس بات پر تعجب ضرور ہو گا کہ ہرہٹلر نے ایک پاگل کو اپنا ڈپٹی کیوں بنایا ہوا تھا۔

قاہرہ ۱۵ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے بڑے لڑکے مسٹر جیمز روزویلٹ نے آج قاہرہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو برطانیہ کی فتح کا پورا یقین ہے اور ہم اس کی فتح کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ آپ لوگوں نے خرگوش اور کچھوے کی کہانی سنی ہو گی بجیلطہ اسی طرح ڈکٹیٹر خرگوش کی مانند ہیں۔ اور جمہوریت کا کچھوا آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ لیکن مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ آخر جیت برطانیہ کی ہی ہو گی۔ برطانیہ اس وقت جمہوریت کا قلعہ ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ برطانیہ کو امریکہ کی طرف سے جو کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ وہ جرمنی اور اٹلی کے ارادوں کو خاک میں ملا دے گی۔

لنڈن ۱۵ مئی جرمن ریڈیو اس بات پر سخت ناراض ہے۔ کہ قاہرہ کا ریڈیو ہمیشہ برطانیہ کی حمایت کیوں کرتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ حمایت لوگوں کے خیالات کی آئینہ دار نہیں۔ حالانکہ اخبارات بھی وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو قاہرہ کا ریڈیو کہتا ہے۔ اور اخبارات تو بہر حال لوگوں کے خیالات کے ہی ترجمان ہوتے ہیں۔ پس جرمن ریڈیو کا یہ دعوے بالکل غلط ہے۔ چنانچہ "المقطم" لکھتا ہے کہ شاہ ابن سعود اور دوسرے تمام لوگ رشید عالی کی کارروائی کی سخت مذمت کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکہ کے سمندری محکمہ کے چھوٹے وزیر نے جو گذشتہ دنوں لنڈن آئے تھے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو ان تمام چیزوں کی ایک فہرست دے دی ہے۔ جن کی برطانیہ کو اس وقت فوری طور پر ضرورت ہے۔ ان اشیاء میں بھاری بمبار، بھاری ٹینک اور ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔

لاہور ۱۵ مئی۔ خالصہ ڈیفنس لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ سکھوں کا ایک وفد گورنر صاحب پنجاب سے ملاقات کرے۔ اور ان پر زور دے کہ فوج میں سکھوں کو زیادہ بھرتی کیا جائے

لنڈن ۱۵ مئی۔ آج نیروبی کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ ہماری فوجیں ابے سینیا میں تمام مورچوں پر کامیاب حملے کر رہی ہیں۔ منگل کی رات کو جو حملہ کیا گیا تھا اس میں انگریزی فوج اطالوں کے سات ٹینک چھین کر لے آئی۔

شملہ ۱۵ مئی۔ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا آج شملہ میں اجلاس ہوا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی